بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

جلد 51

شمارہ 24

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

30 ربیع الاول 1423 ہجری 12 / احسان 1381 ہش 12 جون 2002ء

Postal Reg. No.PB\0258\2002

اخبار احمدیہ

قادیان 8 جون 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پرنور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'شہید' اور 'شاہد' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے

اگر مولوی لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سنتے، ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں، ہرگز نہ لگاتے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفاتِ خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کرکے نعوذ باللہ ایک فرد معطّل اور شئے بے کار بنادیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ، اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائیگا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ غرض اگر کوئی ہمارے اس سلسلہ کا جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا، انکار کرے تو ہم کو افسوس ہوتا ہے کہ ہائے! ایک روح ہلاکت کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹاتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ایسا روشن ہے کہ اگر کوئی شخص مستعد دل لے کر دو گھنٹہ بھی ہماری باتوں کو سنے تو وہ حق کو پالیگا یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور بُرائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ انَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (التوبہ:۱۱۹) اگر مولوی لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سنتے، ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں، ہرگز نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اس پر کاربند نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی۔ اور جھوٹے الزامات اور اتہامات لگانے شروع کردئے۔ یہاں تک کہ بعض نے بڑی بیباکی سے یہ لکھ دیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے اور یہ لوگ نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا اور وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کردیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنادیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کردیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کردے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دیگا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اسکے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کردینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے اس لئے تم اس سے بچو۔ اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہوجاتا صدیقی کمالات حاصل نہیں ہوسکتے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۰-۲-۷۔۳۷۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

اخبار "منصف" کے جواب میں

قسط-1

روزنامہ "منصف" حیدرآباد، جمعہ 17 مئی 2002ء میں صفحہ 3 پر محمد انصار اللہ قاسمی (مجلس تحفظ ختم نبوت اے. پی) کا ایک مضمون بعنوان "کیا یہ شکوہ بجا ہے" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے ابتداء میں احمدیوں کے خلاف علماء کے نام نہاد فتاوئ کفر کی اہمیت جتاتے ہوئے یہ مفروضہ تحریر کیا ہے کہ......

"عام طور پر قادیانی حضرات کو یہ شکوہ اور شکایت ہے کہ مسلمان ان سے ملتے جلتے نہیں ہیں انہیں علماء کی جانب سے کافر قرار دئے جانے کی وجہ سے مسلمان انہیں اپنے سے الگ تھلگ رکھتے ہیں"

حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی تقریر وتحریر کے ذریعہ یہ شکایت کی ہی نہیں کہ مسلمان ہم سے کیوں نہیں ملتے، یا ہمیں الگ تھلگ کیوں رکھتے ہیں اور یہ شکایت کی بھی کیوں جائے جبکہ کروڑوں مسلمان دن رات جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں اور لاکھوں غیر از جماعت سمجھدار اور شریف مسلمان احمدیوں سے برادرانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ ہماری خوشی غمی میں شامل ہوتے ہیں۔ اجلاسات میں شریک ہوتے ہیں۔ تقاریر کرتے ہیں اور جماعت کی مساعی کو اور اسلامی خدمات کو سراہتے ہیں۔ ہاں کچھ کٹر ملا ایسے ضرور ہیں جو اپنے 'بزرگ' علماء کے فتووں کی وجہ سے متعصبانہ سلوک کرتے ہیں مگر وہ کسی گنتی اور حقیقت میں نہیں۔ ان کو نہ صرف احمدی نظر انداز کردیتے ہیں بلکہ غیر احمدی منصف اور شریف حضرات بھی ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں۔ جہاں تک علماء کے کفر کے فتووں یا بائیکاٹ کے اعلانات کا تعلق ہے تو اس کے متعلق کوئی حرف شکایت منہ پر لانا تو دور کی بات ہم ان فتووں کو بیوقوف علماء کی بڑ سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے اور ان بیوقوفیوں پر سوائے افسوس ظاہر کرنے کے اور کچھ نہیں کرسکتے۔

تحفظ ختم نبوت اے پی کے یہ مُلّاں معلوم نہیں کس دنیا میں رہ رہے ہیں حالانکہ اب تو ان کے سرپرست پاکستانی ملاں تو آہستہ آہستہ اپنے فتووں سے باز آتے چلے جارہے ہیں۔ پاکستان میں دانشوروں کی آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ احمدی مسلمان ہیں اور یہ کہ ان کو بھٹو اور ضیاء الحق کے تاریک ادوار میں صرف اور صرف سیاسی اغراض کے تحت کافر قرار دیا گیا تھا بلکہ اب تو دانشور اس سے بھی پہلے کے زمانے کی طرف لوٹ کر کہہ رہے ہیں کہ علامہ اقبال نے بھی احمدیوں کی مخالفت اور ان کے کفر کی تائید صرف سیاسی اغراض کے تحت کی تھی۔ بقول ان کے علامہ اقبال نے جب اپنی سیاسی ساکھ کو ڈگمگاتے ہوئے دیکھا تھا تو احمدیوں کو 'اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" قرار دینے کے باوجود کافر کہنے والوں کا ساتھ دیا تھا۔ اب علامہ اقبال کے بیٹے ریٹائرڈ جسٹس جاوید اقبال بھی اس حقیقت کا اعتراف کررہے ہیں کہ ان کے والد علامہ اقبال نے صرف اور صرف سیاسی اغراض کے تحت احمدیوں کو کافر قرار دیا تھا

جاوید اقبال صاحب نے 21 جولائی 2001ء کو ایک موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"سر ظفر اللہ خان نے یو این او میں اسلامی ممالک اور پاکستان کی جو شاندار خدمات انجام دیں ان کا میں عینی شاہد ہوں۔ لیکن ہم پاکستانیوں نے احمدیوں کو کافر قرار دے دیا ہے۔ کل کو شیعوں کو بھی کافر قرار دیں گے تو معاملہ کہاں جاکر رکے گا۔ حکومت کیسے چلے گی۔ پاکستان کیسے ترقی کرے گا۔"

اس موقع پر جسٹس موصوف نے کہا:-

"ایک زمانے میں علامہ اقبال نے احمدیوں کی تعریف بھی کی تھی لیکن بعد میں سیاسی وجوہ پر ان کے مخالف ہو گئے" (روزنامہ پاکستان لاہور 28-7-2001)

انہی جاوید اقبال صاحب نے ایک موقع پر کہا تھا کہ 1953ء میں احمدیوں کے خلاف چلائی جانے والی تحریک تحفظ ختم نبوت بھی محض سیاسی تحریک تھی۔ چنانچہ جاوید اقبال صاحب کے اس بیان پر پاکستان کا بدنام زمانہ دہشت گرد مُلّا یوسف لدھیانوی جو 18 مئی 2000 کو مباہلہ کی زد میں آکر ہلاک ہوگیا تھا، سخت سٹپٹایا تھا۔ ایک موقع پر اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا:-

"ابھی آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا کہ جاوید اقبال نے، یہ ہماری عدالت کا معزز رکن ہے اور اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ علامہ اقبال کا نطفہ ہے، مجھے معاف کیجئے میں یہی لفظ استعمال کرتا ہوں اور جان بوجھ کر استعمال کرتا ہوں، اس نے کہا 1953ء کی تحریک سیاسی اغراض کے لئے تھی۔" (خطبات لدھیانوی صفحہ 273 شائع کردہ کتب خانہ نعیمہ دیوبند اشاعت اوّل اپریل 2001ء)

اسی طرح معروف پاکستانی دانشوروں نے "مسلمان" کی اب وہی تعریف کرنی شروع کردی ہے جس پر احمدی سالہا سال سے قائم تھے۔ احمدیوں کے نزدیک ہر اس انسان کو "مسلمان" کہنا ہوگا جو خود کے مسلمان ہونے کا اقرار کرے۔ چنانچہ ڈاکٹر مہدی حسن اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"میں یہ عرض کروں گا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سب سے پہلے مسلمان کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ اور بہت سے دینی سکالروں نے مختلف ادوار میں اس سوال کا یہ جواب دیا ہے کہ ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ کسی دوسرے شخص کو اس کے ایمان کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ...... خود کو مسلمان کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اس قسم کے طرز عمل سے ماضی بعید کے علاوہ زمانہ حال میں بھی مسلمانوں کے معاشرے کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ اور اگر اس رویہ کو تبدیل نہ کیا گیا تو آئندہ بھی معاشرہ اختلافات اور نفاق کا نشانہ بنتا رہے گا۔" (روزنامہ پاکستان 20-21 دسمبر 2000ء)

پس پاکستانی دانشور تو اب اپنے اس طرز عمل کو چھوڑ رہے ہیں۔ اب وہ "جہاد" اور کفر اور اسلام کی وہی تعریف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں جو آج سے ایک سو سال قبل بانئ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کی تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ ہندوستانی کٹر ملاؤں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہندوستان میں بھی بیسیوں ملا کٹر واد کو چھوڑ کر اعتدال پسندی کی طرف آرہے ہیں۔ اور ان میں سے کئی باقاعدہ بیعت کرکے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائرہ اطاعت میں آچکے ہیں۔ لہٰذا اب وہ دور نہیں رہا کہ مسلمان احمدیوں سے الگ تھلگ ہوجائیں اور ان کا بائیکاٹ کریں۔ کجا یہ کہ احمدی بقول قاسمی صاحب شکایت کریں کہ ان سے تعلقات نہیں رکھے جاتے۔ احمدیوں کو بھلا ایسی گھٹیا شکایت کرنے کی ضرورت کیا پڑی ہے۔ دوسری طرف یہ ایک حقیقت ہے کہ غیر احمدی علماء کے اکٹھے ہوکر فتوئ دینے سے احمدیوں کو خاص طور پر احمدی نوجوانوں کو اپنے تشخص وانفرادیت کا علم ہوا ہے۔ اور اس یکجائی فتوئ سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ احمدی دوسرے فرقوں کے غیر اسلامی رسوم ورواج کو اپنانے سے الگ ہوگئے۔ بریلویوں کے کافر قرار دینے سے وہ قبروں پر سجدہ کرنے نذر ونیاز دینے عرس وقوالیوں جیسی غیر اسلامی بدعتوں سے بچ گئے۔ دیوبندیوں کے کافر کہنے سے وہ غیر اسلامی جہاد سے بچ گئے۔ شیعوں کے کافر کہنے سے تعزیہ وغیرہ کی غیر اسلامی رسموں سے مجتنب ہوگئے۔ ورنہ دیگر مسلم فرقوں کا یہ حال ہے کہ ان کے عوام تو درکنار دیوبندی علماء بھی دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوکر کوئی فائدہ مند قبر ہاتھ لگ جائے تو اس کے مجاور بننے سے پرہیز نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی رسموں کو غیر اسلامی کہنے کے باوجود اور ایک دوسرے کو کافر کہنے کے باوجود جب موقع ملے اپنے فائدے کے لئے ایک دوسرے کی غیر اسلامی رسموں میں شامل ہوجاتے ہیں۔ اور جب سب نے مل کر احمدیوں کو کافر کہہ دیا تو احمدی ان سب فضول رسموں سے خود ہی الگ تھلگ ہوگئے۔

تو حقیقت یہ ہے کہ تمہارے الگ تھلگ رکھنے سے ہمیں نقصان کوئی نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہی حاصل ہوا ہے۔ اور پھر پاکستان میں یہ بھی ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے کہ احمدیوں کی زکوٰۃ وغیرہ کی رقم فتوی کفر کی وجہ سے ایسے خزانے میں

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

یہ تو اُنکی سوچ ہے ——— اور ہماری؟

بعض خبروں کے مطابق حکومت برطانیہ مستقبل میں ہونے والی متوقع ہندوپاک جنگ کے نتائج کیلئے نہ صرف خود کو بلکہ یورپین ممالک کو بھی تیار کررہی ہے۔

برطانوی حکومت کے خیال میں اگر ہندوپاک جنگ ہوجاتی ہے تو برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک کو کم ازکم ڈیڑھ لاکھ پناہ گزینوں کو اپنے ہاں جگہ دینی پڑسکتی ہے۔ ان آنے والے پناہ گزینوں کو کہاں رکھا جائے گا، ان کے لئے پیسہ کہاں سے فراہم ہوگا، خزانے پر پہلے سے کتنا بوجھ ہے، مزید کتنا بوجھ پڑنے کا امکان ہے، یہ سب تفکرات ابھی سے برٹش سرکار کو پریشان کررہی ہیں۔ روزنامہ 'امر اُجالا' 6رجون کے مطابق برطانیہ نے تو اپنے پُرانے گھروں، پرانے فوجی ٹھکانوں، ہسپتالوں وغیرہ کو آنے والے پناہ گزینوں کی رہائشی سہولت کے لئے ٹھیک ٹھاک کرنا شروع کردیا ہے۔ یاد رہے کہ ہندوپاک میں برٹش پاسپورٹ رکھنے والوں کی تعداد تقریباً 21000 ہے۔

ایک طرف تو برطانیہ حکومت کا یہ حال ہے کہ جنگ ہونے سے قبل ہی وہ دُور کی سوچ رہے ہیں۔ ہندوپاک سے پناہ گزیں وہاں پہنچیں یا نہ پہنچیں اس بہانے کم ازکم وہ تیار تو ہوجائیں گے۔ انہیں اپنی پرانی عمارتوں کو ٹھیک کرنے کا موقع بھی مل جائے گا جو ممکن ہے ان کے اپنے شہریوں کے ہی کام آئیں۔ لیکن اس سے ان کو یہ فائدہ تو ضرور حاصل ہوا ہے کہ عالمی بھائی چارے میں وہ غریبوں اور پناہ گزینوں کے ہمدرد اور مسیحا کی شکل میں ابھر رہے ہیں۔

دوسری طرف ہمارے ملک کی حالت یہ ہے کہ قریباً چھ ماہ سے ہماری فوجیں سرحدوں پر کھڑی ہیں۔ جنگ کے بادل ہر وقت ہمارے سرحدی علاقوں کے رہنے والوں پر منڈلا رہے ہیں۔ آئے دن ہمارے عوام سرنگی بارودوں سے مر رہے ہیں۔ لیکن ان چھ مہینوں میں ہم نے اپنے عوام کو جنگ کے خطرات ملحوظ رکھتے ہوئے کسی طرح کی ابتدائی ٹریننگ تک نہیں دی ہے۔ نہ ہی فرسٹ ایڈ کے طریقوں سے آگاہ کیا ہے۔ ہمارے لیڈر روزانہ طرح طرح کی جوشیلی بیان بازیوں میں تو مصروف ہیں لیکن اس طرف کسی کا بھی دھیان نہیں جارہا کہ جنگ ہونے کی صورت میں ہونے والے ممکنہ خطرات سے ہمارے عوام کس طرح نپٹیں گے۔ حالانکہ چاہے جنگ ہو یا نہ ہو اس بہانے ہم اپنے عوام کو اچھی خاصی جنگی ٹریننگ دے سکتے تھے۔ بعض کو طبی ٹریننگ دی جاسکتی تھی جس سے جنگ کے وقت ہمارے عوام اپنا بچاؤ کرتے، بلکہ دشمن کے مقابل پر اپنے بہادر فوجیوں کے شانہ بشانہ ہونے میں خود اعتمادی بھی محسوس کرتے!

عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے ہماری ذلّت چاہی اسی ذلّت سے ہمارے لئے عزت نکلی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ایسی مؤثر اور نتیجہ خیز ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی ویسا ہی تزکیہ کر سکتی ہے۔

جب وہ وقت آپہنچے گا کہ جو خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے لحاظ سے دوسرے ملکوں کے مسلمان ہونے کے لئے مقرر کر رکھا ہے تب وہ لوگ دینِ اسلام میں داخل ہونگے

(قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے صفت عزیز کا تذکرہ اور آیات قرآنیہ کی پرمعارف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۵/اپریل ۲۰۰۲ء بمطابق ۵/شہادت ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ. وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ. وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔ (سورۃ الجمعۃ:۲تا۴)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ وہی ہے جس نے امّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ کی آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ نازل ہوئی۔ مَیں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ لیکن آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ مَیں نے تین مرتبہ سوال کو دہرایا۔ ہمارے درمیان سلمان فارسیؓ موجود تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکھا اور فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تب بھی ان میں سے کچھ اشخاص یا ایک شخص اسے وہاں سے لے آئے گا۔ (بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ اور پھر دوسری اور تیسری صدی کو خیر القرون کہا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ۔ اب ایک نادان اور خدا کی سنّت سے ناواقف کہہ سکتا تھا کہ آپؐ کی قوّتِ قدسی، معاذ اللہ، ایسی کمزور تھی کہ تین صدیوں سے آگے مؤثر نہ رہی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے کور باطن کے جواب کے لئے فرمایا: ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾۔ آپؐ کی قوّت قدسی ایسی مؤثر اور نتیجہ خیز ہے کہ تیرہ سو سال کے بعد بھی ویسا ہی تزکیہ کر سکتی ہے چنانچہ ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کا وعدہ فرمایا یعنی ایک اَور قوم آخری زمانے میں آنے والی ہے جو بلاواسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اور برکات حاصل کرے گی اور ایک بار ہم اسی رسول کی بعثت بروزی کریں گے۔ وہ بعثت بھی اسی کے ہم رنگ ہوگی جو ﴿فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا﴾ کے وقت تھی۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ امّت کے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائے جاتے ہیں۔ پس سوچو کیسی تڑپ آپ کو پیدا ہوئی ہوگی جب آپ کو بتایا گیا ہوگا کہ اس قسم کے حاشیے چڑھائے جاتے ہیں جن سے امرِ حق کو شناخت کرنا قریباً محال ہو گیا ہے اور وہ باتیں داخلِ اسلام کر لی گئی ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ اِس معلّم کو دوبارہ بھیج دیں گے۔ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا کی بعثت کریں گے۔ اس کی توجہ ان پر ڈالیں گے جو ﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے مصداق ہیں یعنی ابھی نہیں آئے، آنے والے ہیں۔"

(الحکم۔ ۱۷/ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"وہ خدا، وہ کریم و رحیم ہے جس نے اُمیوں میں انہیں میں سے ایک ایسا کامل رسول بھیجا ہے کہ جو باوجود امّی ہونے کے خدا کی آیات اُن پر پڑھتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اگرچہ وہ لوگ اس نبی کے ظہور سے پہلے صریح گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے اور ان کے گروہ میں سے اور ملکوں کے لوگ بھی ہیں جن کا اسلام میں داخل ہونا ابتداء سے قرار پا چکا ہے اور ابھی وہ مسلمانوں سے نہیں ملے اور خدا غالب اور حکیم ہے جس کا فعل حکمت سے خالی نہیں یعنی جب وہ وقت آپہنچے گا کہ جو خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے لحاظ سے دوسرے ملکوں کے مسلمان ہونے کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ تب وہ لوگ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے۔" (براہین احمدیہ۔ صفحہ ۲۳۸۔ حاشیہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ رحیم خدا وہ خدا ہے جس نے اُمیوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے، اگرچہ وہ پہلے اس سے صریح گمراہ تھے اور ایسا ہی وہ رسول جو اُن کی تربیت کر رہا ہے ایک دوسرے گروہ کی بھی تربیت کرے گا جو اُنہیں میں سے ہو جائیں گے اور اُنہیں کے کمالات پیدا کر لیں گے مگر ابھی وہ ان سے ملے نہیں اور خدا غالب ہے اور حکمت والا۔ اس جگہ یہ نکتہ یاد رہے کہ آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ میں آخرین کا لفظ مفعول کے محل پر واقع ہے گویا تمام آیت معہ اپنے الفاظ مقدرہ کے یوں ہے: ﴿هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ. وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا

يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾۔

یعنی ہمارے خالص اور کامل بندے بجز صحابہ رضی اللہ عنہم کے اَور بھی ہیں جن کا گروہِ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور جیسی نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی ایسا ہی آنحضرت ﷺ اُس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے یعنی وہ لوگ ایسے زمانے میں آئیں گے کہ جس زمانے میں ظاہری افادہ اور استفادہ کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور مذہبِ اسلام بہت سی غلطیوں اور بدعتوں سے پُر ہو جائے گا اور فقراء کے دلوں سے بھی باطنی روشنی جاتی رہے گی۔ تب خداتعالیٰ کسی نفسِ سعید کو بغیر وسیلہ ظاہری سلسلوں اور طریقوں کے صرف نبی کریمؐ کی روحانیت کی تربیت سے کمالِ روحانی تک پہنچادے گا اور اس کو ایک گروہِ کثیر بنائے گا اور وہ گروہ صحابہؓ کے گروہ سے نہایت شدید مشابہت پیدا کرے گا کیونکہ وہ تمام و کمال آنحضرت ﷺ کی ہی زراعت ہوگی اور آنحضرت ﷺ کا فیضان اُن میں جاری و ساری ہوگا اور صحابہؓ سے وہ ملیں گے یعنی اپنے کمالات کے رُو سے اُن کے مشابہ ہو جائیں گے اور اُن کو خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے وہی موقعے ثواب حاصل کرنے کے حاصل ہو جائیں گے جو صحابہؓ کو حاصل ہوئے تھے اور بباعث تنہائی اور بے کسی اور پھر ثابت قدمی کے اُسی طرح خداتعالیٰ کے نزدیک صادق سمجھے جائیں گے کہ جس طرح صحابہؓ سمجھے گئے تھے کیونکہ یہ زمانہ بہت سی آفتوں اور فتنوں اور بے ایمانی کے پھیلنے کا زمانہ ہوگا اور راست بازوں کو وہی مشکلات پیش آجائیں گی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو پیش آئی تھیں۔ اس لئے وہ ثابت قدمی دکھلانے کے بعد صحابہؓ کے مرتبہ پر شمار ہوں گے لیکن درمیانی زمانہ فیجِ اَعوج ہے جس میں بباعث رُعب اور شوکت سلاطینِ اسلام اور کثرت اسباب تنعّم صحابہؓ کے قدم پر قدم رکھنے والے اور اُن ... مراتب کو ظلّی طور پر حاصل کرنے والے بہت ہی کم تھے مگر آخری زمانہ اوّل زمانہ کے مشابہ ہوگا کیونکہ اُس زمانے کے لوگوں پر غربت طاری ہو جائے گی اور بجز ایمانی قوت کے اَور کوئی سہار ابلاؤں کے مقابلہ پر اُن کے لئے نہ ہوگا۔ سو اُن کا ایمان خداتعالیٰ کے نزدیک ایسا مضبوط اور ثابت ہوگا کہ اگر ایمان آسمان پر چلا جاتا تب بھی وہ اس کو زمین پر لے آتے یعنی اُن پر زلزلے آئیں گے اور وہ آزمائے جائیں گے اور سخت فتنے اُن کو گھیریں گے لیکن وہ ایسے ثابت قدم نکلیں گے کہ اگر ایمان افلاک پر بھی ہوتا تب بھی اُس کو نہ چھوڑتے۔ سو یہ تعریف کہ وہ ایمان کو آسمان پر سے بھی لے آتے، اِس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں آئیں گے کہ جب چاروں طرف بے ایمانی پھیلی ہوئی ہوگی اور خداتعالیٰ کی سچی محبت دلوں سے نکل جائے گی مگر اُن کا ایمان اُن دلوں میں بڑے زور میں ہوگا اور خداتعالیٰ کے لئے بلاکشی کی اُن میں بہت قوت ہوگی اور صدق اور ثبات بے انتہا ہوگا۔ نہ کوئی خوف اُن کے لئے مانع ہوگا اور نہ کوئی دنیوی امید اُن کو سست کرے گی اور ایمانی قوت اُنہیں باتوں سے آزمائی جاتی ہے کہ ایسی آزمائشوں کے وقت اور بے ایمانی کے زمانہ میں ثابت قدم نکلے"۔(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت ہمارے نبی کریم ہیں ﷺ اور میری نسبت اُس کی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خداتعالیٰ کا یہ قول کہ ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس ﴿اٰخَرِيْنَ﴾ کے لفظ میں فکر کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریمؐ کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اُس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہؓ میں داخل ہوا اور یہی معنے ﴿اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اُس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ۔ صفحہ ۱۷۰۔۱۷۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور اس جگہ ایک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسا اللہ جلّ شانہٗ نے ظاہر الفاظ آیت میں ﴿وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ کا لفظ استعمال کر کے اِس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ لوگ جو کمالات میں صحابہؓ کے رنگ میں ظاہر ہوں گے وہ آخری زمانے میں آئیں گے۔ ایسا ہی اس آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے تمام حروف کے اعداد سے جو ۱۲۷۵ ہیں، اِس بات کی طرف اشارہ کر دیا جو ﴿اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ کا مصداق جو فارسی الاصل ہے اپنے نشاء ظاہر کا بلوغ اس سنّ میں پورا کر کے صحابہؓ سے مناسبت پیدا کر لے گا۔ سو یہی سنّ ۱۲۷۵ ہجری جو آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کے حروف کی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے اِس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور تولدِ روحانی کی تاریخ ہے"۔(آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۲۱۸ تا ۲۲۰)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اور فرمایا كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ یعنی نبی کریم ﷺ نے تمہیں اپنی روحانیت کی تاثیر کے ذریعہ سکھایا اور اپنی رحمت کا فیض تیرے دل کے برتن میں ڈال دیا تا تجھے اپنے صحابہؓ میں داخل کریں اور تجھے اپنی برکت میں شریک کریں اور تا اللہ تعالیٰ کی خبر ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ اس کے فضل اور اس کے احسان سے پوری ہو۔" (حاشیہ خطبہ الہامیہ۔ صفحہ ب)

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور اقتباس ہے:۔

"یہ لوگ جمع بین الصلوٰتین پر روتے ہیں حالانکہ مسیح کی قسمت میں بہت سے اجتماع رکھے ہیں۔ کسوف و خسوف کا اجتماع ہوا، یہ بھی میرا ہی نشان تھا اور ﴿وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ﴾ بھی میرے ہی لئے ہیں اور ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ بھی ایک جمع ہی ہے کیونکہ اوّل اور آخر کو ملایا گیا ہے اور یہ عظیم الشان جمع ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برکات اور فیوض کی زندگی پر دلیل اور گواہ ہے اور پھر یہ بھی جمع ہے کہ خداتعالیٰ نے تبلیغ کے سارے سامان جمع کر دئے ہیں۔ چنانچہ مطبع کے سامان، کاغذ کی کثرت، ڈاکخانوں، تار، ریل اور دخانی جہازوں کے ذریعہ کُل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اَور بھی بڑھا رہی ہیں کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں کا اجراء۔ غرض اِس قدر سامان تبلیغ جمع ہوئے ہیں کہ اس کی نظیر کسی پہلے زمانے میں ہم کو نہیں ملتی بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے اغراض میں سے ایک تکمیلِ دین بھی تھا جس کے لئے فرمایا گیا تھا ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ اب اِس تکمیل میں دو خوبیاں تھیں۔ ایک تکمیل

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

❀ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❀

تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ

❀ دعا کو ترک کرنا گناہ ہے ❀

طالب دعا از جماعت احمدیہ ممبئی

ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کا زمانہ آپؐ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ ﴿اٰخَرِین مِنھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِھِمْ﴾ کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اَب ہے یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ ہدایت اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کے زمانوں کو بھی اس طرح پر ملایا ہے اور یہ بھی عظیم الشان جمع ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۶۔ نمبر ۴۳۔ بتاریخ ۳۰/ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ اوّل)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں آنحضرت ﷺ کے کسی کے باپ ہونے کی نفی کی ہے لیکن بروز کی خبر دی ہے اگر بروز صحیح نہ ہوتا تو پھر آپ ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ﴾ میں ایسے موعود کے رفیق آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کیوں ٹھہرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباسؓ کی لیکن آنحضرت ﷺ کا صرف یہ مقصود تھا کہ وہ فرزندوں کی طرح اُس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث، اس کے خُلق کا وارث، اس کے علم کا وارث، اس کی روحانیت کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائے گا اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اُس سے لے گا اور اس میں فنا ہو کر اس کے چہرے کو دکھائے گا۔ پس جیسا کہ ظلّی طور پر اس کا نام لے گا، اس کا خُلق لے گا، اس کا علم لے گا ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لے گا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اس لئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔ تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے۔ پس اس صورت میں ظاہر ہے کہ جس طرح بروزی طور پر محمدؐ اور احمد نام رکھے جانے سے دو محمد اور دو احمد نہیں ہو گئے اسی طرح بروزی طور پر نبی یا رسول کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ خاتم النبیین کی مہر ٹوٹ گئی کیونکہ وجود بروزی کوئی الگ وجود نہیں۔ اس طرح تو محمدؐ کے نام کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی کیونکہ بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

لیکن اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئے تو بغیر خاتم النبیین کی مہر توڑنے کے کیونکر دنیا میں آسکتے ہیں۔" (نزول المسیح۔ صفحہ نمبر ۳ حاشیہ)

﴿عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ (سورۃ التغابن: ۱۹)

غیب اور حاضر کا دائمی علم رکھنے والا، کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

پھر فرمایا: ﴿اَلَّذِی خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾ (سورۃ الملک: ۳)

وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے موت اور زندگی بنائی۔ اس دنیا کو چھوڑنا اور پھر ہمیشہ زندہ رہنا۔

جس چیز کا تقاضا اور خواہش انسان میں ہے۔ اس کا سامان بھی ضرور موجود ہو جاتا ہے۔ انسان کی یہ فطری خواہشات سے ہے کہ وہ فنا نہ ہو۔ تو اس کا سامان بھی اللہ تعالیٰ نے بنا دیا ہے۔ مرنے کے بعد رُوح قائم رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موت بھی بنائی ہے۔ یہ بھی اُس کی بڑی غریب نوازی ہے۔ موت کے ساتھ دنیا کی سب تکالیف کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور موت کے بعد پھر ترقیات کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ موت انسان کے واسطے اس طرح ضروری ہے جس طرح ہر اُس لڑکی کے واسطے جو کسی کے گھر میں پیدا ہو۔ یہ ضروری ہے کہ اس کے ماں باپ بصد محبت اُسے پال پوس کر اور ہر طرح سے اُس کی تعلیم و تربیت کر کے بالآخر ایک دن اسے اپنے گھر سے رُخصت کر کے دوسرے گھر میں پہنچا آویں۔ کیونکہ اس میں ایک جوہر خدا تعالیٰ نے رکھا ہے جس کی شگفتگی سوائے اس کے نہیں ہو سکتی کہ وہ اِس گھر کو چھوڑ کر اُس گھر میں چلی جاوے۔ خواہ اس کے ماں باپ اور خویش و اقرباء اس کی جدائی کے صدمہ سے روئیں اور غم کھائیں اور آنسو بہائیں۔ پر ضرور ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اُسے رخصت کریں جس طرح وہ جدائی کی گھڑی سخت ہے، اسی طرح موت کی ساعت بھی سخت ہے۔ مگر اس کے بعد آرام و راحت کا ایک نیا دَور شروع ہوتا ہے۔

اس موت و حیٰوۃ کے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں قوموں کی روحانی موت اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کی تمام قوموں پر روحانی مُردگی وارد ہو چکی تھی اور بر و بحر ہلاک ہو چکے تھے۔ اسی کی طرف قرآن مجید میں دوسری جگہ اشارہ فرمایا ہے: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ﴾ (انفال: ۲۵)۔ اے مومنو! اللہ اور رسول کی بات مانو جبکہ وہ تمہیں بلاوے تاکہ تمہیں زندگی عطا کرے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۷/ دسمبر ۱۹۱۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

"امتحان کے معنے ہیں: کسی سے محنت لینا اور اس پر مزدوری دینا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی۔ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ﴾ (حجرات: ۴)۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے ایک امتحان میں ڈالا جس سے وہ کامیاب ہوئے اور مغفرت اور اجر عظیم انہوں نے حاصل کیا۔

عَزِیْزٌ: پیاری باتوں کو پیار کرنے والا۔ غالب۔ بڑی عزّت والا ہے اور بندوں سے غلطیاں ہوئی ہیں تو وہ اِستغفار کریں، وہ معاف کرنے والا ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۶/ نومبر ۱۹۱۱ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"دنیا کی کامیابیاں ابتلاء سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے: ﴿خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ﴾ یعنی موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ ہم تمہیں آزمائیں۔ کامیابی اور ناکامی بھی زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے۔ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے اور اگر ناکامی کی خبر آجائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔" (الحکم۔ جلد ۵۔ نمبر ۲۳۔ ۲۴/ جون ۱۹۰۱ء صفحہ اوّل)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:-

"......اب ان مذاہب پر نظر ڈال کر صدق دل سے بتاؤ کہ اسلام کے سوا کوئی اور طریق ہے، جس سے تمہارے دل ٹھنڈے ہو سکتے ہیں۔ .... دیکھو اور غور سے سنو! یہ صرف اسلام ہی ہے جو اپنے اندر برکات رکھتا ہے اور انسان کو مایوس اور نامُراد ہونے نہیں دیتا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ مَیں اُس کے برکات اور زندگی اور صداقت کے لئے نمونہ کے طور پر کھڑا ہوں۔ کوئی عیسائی نہیں جو یہ دکھا سکے کہ اس کا کوئی تعلق آسمان سے ہے...... مگر مَیں نے اپنے پُر زور نشانوں سے دکھایا ہے اور صاف صاف دکھایا ہے کہ زندہ برکات اور زندہ نشانات صرف اسلام کے لئے ہیں۔ مَیں نے بے شمار اشتہار دیئے ہیں اور ایک مرتبہ سولہ ہزار اشتہار شائع کئے۔ اب ان لوگوں کے ہاتھ میں بجز اس کے اَور کچھ نہیں کہ جھوٹے مقدمات کئے اور قتل کے الزام دیئے۔ اور اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصوبے گانٹھے، مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے۔ جس میں ان لوگوں نے ہماری ذلت چاہی، اُسی ذلت سے ہمارے لئے عزت نکلی۔ ﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (الجمعہ: ۵) دیکھو اگر کلارک کا مقدمہ نہ ہوتا تو ابراء کا الہام کیونکر پورا ہوتا جو مقدمہ سے بھی پہلے سینکڑوں انسانوں میں شائع ہو چکا تھا۔

یہ اسلام ہی ہے جس کے ساتھ معجزات اور ثبوت ہیں۔ اسلام دوسرے چراغ کا محتاج نہیں بلکہ خود ہی چراغ ہے اور اس کے ثبوت ایسے اجلیٰ بدیہات ہیں کہ اُن کا نمونہ کسی مذہب میں نہیں۔ غرض اسلام کی کوئی تعلیم ایسی نہ ہوگی جس کا نمونہ موجود نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ ۳۳۲،۳۳۳۔ جدید ایڈیشن)

اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات:

"میاں محمد الدین صاحبؓ مذکور اور منشی محمد الدین صاحب واصل باقی نویس نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:۔

"اِنِّیْ اَعْزَزْتُ وَ اَکْرَمْتُ وَ یَسُرُّنِیْ قَوْلُكَ اِنِّیْ عَلَّمْتُ"

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۱۔صفحہ ۱۰۹)۔(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۴۔صفحہ ۱۴۶)

ترجمہ:۔ یعنی مَیں نے عزت دی۔ اور آپ کی بات مجھے پسند آتی ہے۔ مَیں نے اسے تعلیم دی۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۷۷۸۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

الہام ۱۹۰۰ء:۔

اِنِّیْ حَاشِرُ کُلِّ قَوْمٍ یَّاْتُوْنَكَ جُنُبًا۔ وَ اِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَكَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ۔ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا۔

مَیں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ مَیں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز و رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو اُن کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اُترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دے گا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کر سکیں۔"

(تذکرہ۔ صفحہ ۳۹۱ تا ۳۹۳)

پھر ۱۹۰۰ء کا الہام ہے:۔

قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُہٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآءُ ھُمْ وَلِتَدْعُوَ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔

اُن کو کہہ دے کہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جرم ہے یعنی مَیں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے۔ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے۔ تا تُو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوت دین کرے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۳۹۴،۳۹۵)

پھر ۱۹۰۰ء کا ایک الہام ہے:

لَا تَعْجَبَنَّ مِنْ اَمْرِیْ۔ اِنَّا نُرِیْدُ اَنْ نُّعِزَّكَ وَ نَحْفَظَكَ۔

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۵)

ترجمہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ "میرے امر سے تعجب مت کر۔ ہم تجھے عزت دینا چاہتے ہیں اور تیری حفاظت کرنا چاہتے ہیں"۔

پھر الہام ہے ۱۴ راگست ۱۹۰۳ء کا:۔

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔

اے سردار! پُرحکمت قرآن اس بات کا گواہ ہے کہ تُو خدا کا مرسل ہے۔ اور راہِ راست پر ہے۔ اس کا نزول اس خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۴۷۹)

۱۷ ردسمبر ۱۹۰۳ء اور ۸ ر جنوری ۱۹۰۴ء کا الہام ہے:

"کَمَّلَ اللّٰہُ اِعْزَازَكَ"۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا اعزاز مکمل کیا۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۱)

یا۔ اللہ تعالیٰ تیرا اعزاز کامل کرے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۹۰۵ء کا الہام ہے:

"اَطَالَ اللّٰہُ بَقَآءَ كَ وَکَمَّلَ اللّٰہُ اِعْزَازَكَ۔ وَطَوَّلَ اللّٰہُ عُمُرَكَ"۔

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۴،۳۵)

اللہ تجھے دیر تک باقی رکھے اور تیرے اعزاز کو مکمل کرے اور تیری عمر کو لمبا کرے۔

(تذکرہ صفحہ ۵۲۴،۵۲۵۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۹۰۵ء کا الہام ہے:"قُلْ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوالْاِقْتِدَارِ اَفَلَا تُؤْمِنُوْنَ"۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ مورخہ ۶ /اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۔ تذکرہ صفحہ ۵۲۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

کہہ اللہ تعالیٰ غالب ہے۔ قدرت رکھنے والا۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔

پھر ۱۹۰۶ء کا الہام ہے:

"یٰسٓ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَةَ"۔

اے سردار! تُو خدا کا مرسل ہے راہِ راست پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں۔ سو مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۶۲۴،۶۲۵)

پھر الہام ہے ۱۴ راگست ۱۹۰۷ء:"آج ہمارے گھر میں پیغمبر ﷺ آئے، آگئے، عزت اور سلامتی"۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۷۲۲۔ ایڈیشن ۱۹۶۹ء)

الہامات ۳۰ ر ستمبر ۱۹۰۷ء:۔

"اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ"۔ مَیں نے چاہا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔

"اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُوالْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ"۔

مَیں تیرا رب رحمان ہوں۔ صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا۔

(تذکرہ۔ صفحہ ۷۳۲)

تحریک جدید میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

تحریک جدید ایک آسمانی تحریک ہے جسے سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں 1934ء کے نازک دور میں جاری فرمایا تھا۔

جماعت کے ایسے نازک دور میں جن مخلصین (مرد وخواتین وبچگان) نے اپنے محبوب آقا کی مقدس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اموال ونفوس کی جو قربانیاں پیش کیں وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ جاوید رہیں گی۔

پس مبارک ہیں وہ جو اس عظیم الشان تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی شامل کرتے ہیں وہ تبلیغ اسلام واحمدیت کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

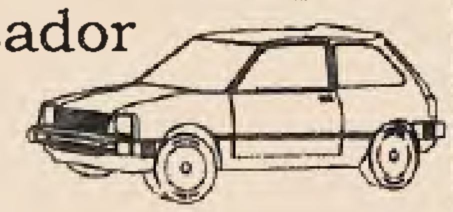

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ☎2370509

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں

جماعت احمدیہ مبایعین اور غیر مبایعین کے استدلال کا حقیقت افروز تجزیہ

..... اور .....

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب و مقام

(قسط نمبر 5)

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

مسئلہ کفر وایمان

غیر مبایعین کا یہ نظریہ ہے کہ چونکہ مجدد تجدید دین کیلئے آتا ہے اس لئے اس کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ یہ نظریہ صرف ایسے مجدد کے متعلق تو درست ہے جسے خدا تعالیٰ نبی اور رسول قرار نہ دے۔ مگر ایسے مجدد کے متعلق درست نہیں ہے جسے خدا تعالیٰ نبی اور رسول قرار دے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ قرار دیا ہے پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کا انکار کرنے والے کو بھی مومن مسلمان کہا جائے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ میں صاف طور پر فرمایا ہے کہ:

''فَآمِنْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.

(خطبہ الہامیہ ص178)

اے مخاطب ایمان لا اور کافروں میں سے نہ ہو۔

تاہم ایک فرق کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایک غیر مسلم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا اس کے کفر میں اور ایک مسلمان جو آنحضرت ﷺ پر تو ایمان رکھتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانتا اس کے کفر میں یہ فرق بہر حال رہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر تو براہ راست کافر ہو جاتا ہے اور غیر مسلم قرار پاتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرنے والے کا کفر غیر مسلم کے درجہ کا کفر نہیں ہوگا۔ یعنی امت محمدیہ میں داخل ہونے کی وجہ سے تو وہ مسلمان کہلائے گا لیکن مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے کافر ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود کا انکار براہ راست کفر نہیں بلکہ بالواسطہ کفر ہے۔ جس طرح آپ کی نبوت بالواسطہ ہے۔ یہی مفہوم اس نکتہ کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ:

''یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لائے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔''

(تریاق القلوب ص130)

اگر چہ کتاب تریاق القلوب 1901ء سے پہلے کی رقم فرمودہ ہے جب کہ آپ خود کو محدث کے مرتبہ پر فائز خیال فرماتے تھے تاہم اس میں جس کفر کی نشان دہی کی گئی ہے اس سے مراد کفر قسم اول ہی ہے جو شارع نبی کے انکار پر لازم آتا ہے۔

لیکن مولوی محمد علی صاحب نے رد تکفیر اہل قبلہ میں جو ایک نئی تشریح بیان کی ہے کہ:

''ایک شخص جو آپ کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے وہ تو ضرور فتویٰ حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آتا ہے لیکن ایسا کہنے والوں یا سمجھنے والوں کے علاوہ جو لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دعویٰ کو قبول نہیں کیا یا ابھی بیعت نہیں کی وہ محض انکار دعویٰ سے کافر نہیں ہو جاتے۔'' (ردتکفیر اھل قبلہ ص39)

کون کب کافر ہو جاتا ہے اور کس قسم کا کافر ہو جاتا ہے اس مسئلہ پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی میں سوال اٹھے تھے اور اس متنازعہ مسئلہ پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوال و جواب کے رنگ میں وضاحت فرما چکے ہیں اس کے باوجود نہ معلوم بعض لوگ کیوں محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے لگ کر جادۂ مستقیم سے دور جا پڑتے ہیں دعویٰ نبوت کے بارہ میں اور مسئلہ کفر و اسلام کے بارہ میں اور اسی طرح کے بعض نازک مسائل کے متعلق عبد الحکیم خان مرتد نے بہت سے وسوسے پیدا کر دئے تھے۔ چنانچہ انہیں وسوسوں کے نتیجے میں بعض حق کے طالبوں نے حضور علیہ السلام سے استفسارات کئے تھے جن کے جواب حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں رقم فرمائے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اب ہم ان چند وساوس کا جواب دیتے ہیں جن کا جواب بعض حق کے طالبوں نے مجھ سے دریافت کیا ہے اور اکثر ان میں وہ وساوس ہیں جو عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے تحریراً یا تقریراً لوگوں کے دلوں میں ڈالے اور اپنے مرتد ہونے پر ایسی مہر لگادی کہ اب غالباً اس کا خاتمہ اسی پر ہوگا۔ میں نے ان چند وساوس کا جواب منشی برہان الحق صاحب شاہجہان پور کے اصرار سے لکھا ہے جو انہوں نے نہایت انکسار سے اپنے خط میں ظاہر کیا ہے۔ چنانچہ میں ذیل میں منشی برہان الحق کے خط کی اصل عبارت ہر ایک سوال میں لکھ کر اس کا جواب دیتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص152)

سوال نمبر ایک کے تحت مسئلہ ختم نبوت کی جو وضاحت آپ نے فرمائی اس کا ذکر تو پہلے اعتراض کے جواب میں گزر گیا۔ اب سوال نمبر 6 کے تحت حضور علیہ السلام نے مسئلہ کفر و ایمان کی جو وضاحت فرمائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:

سوال نمبر 6

''حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبد الحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان ور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افتراء کرنے والا۔ دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جب کہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اگر میں مفتری نہیں ہوں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خود فرمایا ہے علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات میں مسیح ابن مریم کو ان نبیوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس دنیا سے گزر گئے ہیں اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان میں ان کو دیکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خبر دی کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کیلئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے ہیں اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افتراء کرنے کے کافر ٹھہرا کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ.

یعنی عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ تو ان سے کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں یوں کہو کہ ہم نے اطاعت اختیار کر لی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس جبکہ خدا اطاعت کرنے والوں کا نام مومن نہیں رکھتا پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہو سکتے ہیں جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ہزار ہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان میں ظاہر ہوئے پھر بھی میری تکذیب سے باز نہیں آتے۔ وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھہرا کر اپنے کفر پر مہر لگادی۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے اور مومن کو کافر کہنے والا آخر کار کافر ہو جاتا ہے پھر جب کہ دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اور انہیں کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے تو اب اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انھوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان سمجھ لوں گا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

انّ المنافقين فى الدّرك الاسفل من النّار.

یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائیں گے اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ:

مازنا زانٍ وهو مؤمن وما سرق سارق و هو مؤمن.

یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا پھر منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہو سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے۔ اپنے مولویوں کا فتویٰ مجھے دکھلا دیں میں قبول کر لوں گا اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دیں۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ میں ان کے اسلام میں شک کروں بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرت ان میں نہ پائی جائے۔''

(کتاب حقیقة الوحی ص167تا169)

اب دیکھئے کس قدر وضاحت کے ساتھ کھول کھول کر حضور علیہ السلام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ اگر سائل کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ فرماتے کہ مجھے کافر قرار دینے والا تو کافر ہے اور نہ ماننے والا کافر نہیں ہے اور سائل میری عبارتیں نہیں سمجھ سکا تو پھر مولوی محمد علی صاحب کا نظریہ درست قرار پاتا ہے جو میں اوپر "ردّ تکفیر اہل قبلہ" کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نظریہ کے بالکل برعکس سائل کو یہ جواب دیتے ہیں کہ:

"عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"

اس کے باوجود مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والے اور آپ کے دعویٰ کو قبول نہ کرنے اور بیعت نہ کرنے والوں کو دو قسم کے انسان ٹھہرانا کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کی تائید ہے یا تردید......؟"

جب کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کے نزدیک ان کی ایک ہی قسم ہے اور اس کی دلیل یہ بیان فرماتے ہیں:

"کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔"

یہاں بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جو آپ کو قبول نہیں کرتا وہ ضرور ہی آپ کو مفتری قرار دیتا ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کا علم نہیں تھا کہ ہر وہ مسلمان جو آپ کو قبول نہیں کرتا وہ علی الاعلان آپ کو مفتری بھی تو نہیں کہتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ان کو بھی کافر قرار دینے والے انسانوں کی قسم میں داخل فرماتے ہیں۔ اس کی دلیل آگے آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ اگر وہ یعنی حضور کو قبول نہ کرنے والے اپنے علماء کے فتوے کی رو سے آپ کو مفتری اور کافر تسلیم نہیں کرتے تو جن علماء نے آپ کو مفتری اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے ان کے خلاف اشتہار شائع کر کے تردید کر دیں کہ بمطابق حدیث نبوی یہ علماء خود کافر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اس بات کا سہل علاج ہے کہ اگر دوسرے لوگوں میں (یعنی جو آپ کو قبول نہیں کرتے لیکن کافر اور مفتری بھی قرار نہیں دیتے۔ ناقل) تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو انکو چاہئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں انکو مسلمان سمجھ لوں گا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے۔"

ظاہر ہے جب تک وہ ایسا اشتہار شائع نہیں کرتے وہ کافر قرار دینے والوں کے ساتھ ہی شمار ہوں گے۔ بلکہ ان سے بھی بدتر، منافق سمجھے جائیں گے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک ایسے تمام لوگ جو حضور علیہ السلام کو قبول نہ بھی کریں لیکن چونکہ وہ آپ کو کافر اور مفتری نہیں کہتے اس لئے وہ بھی پکے اور سچے مسلمان سمجھے جائیں گے۔ یہ کس کی تائید کی جا رہی ہے کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یا آپ کو نہ ماننے والے مسلمانوں کی جن کے متعلق حضور علیہ السلام مذکورہ بالا اقتباس میں فرما رہے ہیں کہ:

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے......اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کیلئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔"

ایک اور امر اس مسئلہ میں قابل توجہ یہ ہے کہ مذکورہ سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے؟"

آپ کا جواب میں نے من وعن درج کر دیا ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں کہیں اسکی تردید فرمائی ہے؟ بالکل تردید نہیں فرمائی چنانچہ سائل نے اس کو قبول کرتے ہوئے آگے مزید ایک سوال کیا کہ دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے؟ اب دیکھئے حضور علیہ السلام اس کا کیا جواب ارشاد فرماتے ہیں:

سوال نمبر 7

"دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے؟

الجواب۔ دعوت پہنچا دینے میں دو امر ضروری ہوتے ہیں اول یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ اور انکو انکی غلطیوں پر متنبہ کر دے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو۔ یا فلاں فلاں عملی حالت میں تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اس طرح پر ہے کہ اول اپنے نبیوں اور مرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں انکا نام پھیل جاتا ہے اور ان کے دعوی سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حجت کر دیتا ہے اور دنیا میں خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانوں کے ساتھ اتمام حجت کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں آسمان کے ایک کنارہ سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دی جاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اترتے اور سعید لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے امام وقت کی خبر ان لوگوں کو پہنچ جاتی ہے۔ بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہے کہ چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کے ساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے۔ تو کیا خدا تعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ ہر وقت خدا ہے وہ اس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے اور مخفی رہتے ہیں اور خدا ان کی شہرت پر قادر نہیں ہوتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کیلئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کیلئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے چنانچہ میرے وقت میں ممالک مختلفہ کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل اور تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری اور بری اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہے تو تھوڑی مدت میں تمام دنیا کا سیر کر کے آ سکتا ہے۔ ماسوا اس کے کتابوں کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپوں کی کلیں ایجاد ہو گئی ہیں کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس میں بھی نہیں لکھ سکتے تھے۔ اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس میں لکھ سکتے ہیں اور تمام ملک میں شائع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کیلئے بھی اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ ہمارے ملک میں آج سے سو برس پہلے ان کا نام نشان نہ تھا اور آج سے پہلے پچاس برس پر نظر ڈالی جائے تو ثابت ہوگا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات میں بھی قائم کئے گئے ہیں اور اسقدر استعداد علمیت لوگوں کو حاصل ہو گئی ہے کہ وہ دینی کتابوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور میری طرف سے تبلیغ کی کاروائی یہ ہوئی ہے کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں میں جیسے امرتسر لاہور جالندھر سیالکوٹ دہلی اور لدھیانہ وغیرہ میں بڑے بڑے مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا ہے اور ہزار ہا انسانوں کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں اور ستر کے قریب کتابیں عربی فارسی اردو انگریزی میں حقانیت اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کیلئے کئی لاکھ اشتہار شائع کئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آج تک توبہ کر چکے ہیں اور اسقدر سرعت سے یہ کاروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں۔ بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی۔ یہاں تک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کیلئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے۔ اور یوروپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر کریں کہ اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہزار ہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں۔ اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں۔"

(کتاب حقیقة الوحی ص169تا172)

اس بیان سے ثابت ہوا کہ دعوت پہنچانے سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ ہر ایک انسان تک پہنچ کر پیغام پہنچایا جائے اور اس طرح انفرادی طور پر جس تک پیغام پہنچ سکا اس پر قبول کرنا فرض ہو جائے گا ورنہ جس شخص تک پیغام نہ پہنچ سکا وہ قبول نہ کرے تو قابل مؤاخذہ نہ ہوگا۔ یہ کسی صورت میں بھی قابل عمل نہیں ہو سکتا۔

ہاں آگے ایک اور خلش باقی رہ جاتی ہے جس پر اتمام حجت نہیں ہوئی اس کو قابل مواخذہ گردانا کہاں تک درست ہے۔ جس پر اتمام حجت نہیں ہوئی کم از کم اس کو کفر کے مرتکب ہونے سے الگ رکھنا چاہئے۔ یہ ایک محض خلش نہیں بلکہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے یہ وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش کی کہ گویا حضور علیہ السلام نے ہر اس شخص کو جو کسی وجہ سے بے خبر رہ گیا ہو اس کے بھی کافر ہو جانے اور جہنم میں ڈالے جانے کا فتویٰ دے دیا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اسی سلسلہ سوال و جواب میں آگے تحریر فرماتے ہیں:

"ڈاکٹر عبد الحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا اور گو وہ ایسے ملک میں جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ کافر ہو جائے گا اور دوزخ میں پڑے گا یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افتراء ہے میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔ اس پر فرض ہے کہ وہ ایسی کوئی میری کتاب پیش کرے جس میں یہ لکھا ہے۔ یاد رہے کہ اس نے محض چالاکی سے جیسا کہ اس کی عادت ہے یہ افتراء میرے پر کیا ہے یہ تو ایسا امر ہے کہ بداہت کوئی عقل اس کو قبول نہیں کر سکتی۔ جو شخص بکلی نام سے بھی بے خبر ہے اس پر مؤاخذہ کیونکر ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مؤاخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کیلئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ (باقی)

صوبہ جموں کے شہر پونچھ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے

جلسہ پیشوایان مذاہب اور کانفرنس کا کامیاب انعقاد

مورخہ 20اور 21 مئی 2002 کو حسب پروگرام جموں ریجن کے پونچھ شہر میں مسلم جماعت احمدیہ کیطرف سے ایک شاندار کانفرنس منعقد کی گئی۔کانفرنس کے پہلے روز جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا جس میں سکھ اور ہندوازم کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔جلسہ پونچھ شہر کے ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔ہال کومختلف بینروں سے سجایا گیا تھا جن پر جملہ مذاہب کے پیشوایان کے زندہ باد کے نعرے تحریر تھے۔جلسہ ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے زیر صدارت مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شروع ہوا۔آپ کے ساتھ علاقہ پونچھ وراجوری کے امیر مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی بھی تشریف فرما رہے۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر صدر استقبالیہ کمیٹی نے مقررین کا تعارف کروایا۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر نے سیرت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر کی۔دوسری تقریر جناب سردار اوتار سنگھ صاحب پریذیڈنٹ گوردوارہ سنگھ سبھا پونچھ کی ہوئی۔آپ نے جماعت احمدیہ کی اس امن وامان اور آپسی بھائی چارہ قائم کرنے کی کاوش کو سراہا۔تیسری تقریر جناب لکشمی چند صاحب شاشتری پریذیڈنٹ سناتن سبھا پونچھ کی ہوئی آپ نے ویدوں اور گیتا سے پیار ومحبت کی تعلیم پیش کی اور جماعت احمدیہ کی اس کوشش کے تئیں خوشنودی کا اظہار کیا۔چوتھی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی پیشوایان مذاہب کے احترام کے متعلق اسلامی تعلیم پر ہوئی۔پانچویں تقریر سردار رگھبیر سنگھ صاحب لیکچرار،انچارج مشنری پونچھ نے کی۔آپ نے بھی اختصار کے ساتھ بابا نانک کی تعلیمات پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام امن سے متعلق اس قدم کی تعریف کی۔پروگرام کی آخری تقریر مکرم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب وہماچل کی ہوئی۔

آخر میں مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے اپنے صدارتی خطاب میں بتایا کہ آج ہر قسم کی برائی اور بدامنی کی جڑ اپنے پیدا کرنے والے خدائے واحد و یگانہ کو بھول جانا ہے۔مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی اور ساڑھے تین بجے جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

مورخہ 21 مئی کو حسب پروگرام جناب سردار کمل جیت سنگھ صاحب سٹی پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا ڈاک بنگلہ میں انتظام تھا۔جس میں شہر کے تمام معززین کو مدعو کیا گیا تھ کھانے سے قبل ڈاک بنگلہ کے کانفرنس ہال میں مکرم جناب عبدالقیوم صاحب A.C پونچھ کی صدارت میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون کی قومی یکجہتی پر تقریر ہوئی۔آپ نے بتایا کہ امن اور قومی یکجہتی کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ قرآنی اصولوں کو پیش نظر رکھکر ان پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔

جناب سردار کمل جیت سنگھ صاحب سٹی پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور صدر اجلاس مکرم جناب عبدالقیوم صاحب A.C پونچھ نے اپنے صدارتی کلمات میں فرمایا کہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے اپنے مختصر مگر جامع لیکچر میں بہت کچھ بتایا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب ان باتوں پر عمل کریں۔عمل کے نتیجہ میں ہی کامیابی مل سکتی ہے۔

بعدہ مہمانوں نے دوپہر کا کھانا تناول کیا۔یہ پروگرام بھی آپسی بھائی چارہ کی عظیم مثال تھا کیونکہ اس وقت بھی جملہ مذاہب کے لوگ موجود تھے۔

اسی روز شام چار بجے جماعت احمدیہ پونچھ کی طرف سے اعلیٰ حکام اور شہر کے معززین کو چائے پر مدعو کیا گیا تھا۔اس تقریب میں اعلیٰ حکام میں سے جناب D.C پونچھ صاحب۔S.P صاحب۔D.S.P صاحب۔DSP CID صاحب۔چیف انجینئر صاحب۔چیف ایجوکیشن آفیسر صاحب۔بی ایس الیف کے گرف کمانڈر صاحب کے علاوہ پروفیسران، وکلاء،اور ڈاکٹر صاحبان شریک ہوئے۔چائے کی دعوت میں شامل ہونے سے قبل ٹاؤن ہال میں ہی مکرم عزت مآب ڈی سی صاحب کی صدارت میں تلاوت اور نظم کے بعد قومی یکجہتی پر مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقف جدید قادیان کی انگریزی زبان میں اور مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی اردو میں تقاریر ہوئیں۔قومی یکجہتی کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بھی آپ دونوں حضرات نے نہایت شفاف رنگ میں سامعین تک پہنچایا۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔آخر میں تمام احباب چائے کی دعوت میں شریک ہوئے۔اس طرح جموں ریجن کی یہ دوروزہ کانفرنس نہایت کامیاب رنگ میں اختتام کو پہنچی۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔آمین۔کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ضلع پونچھ وراجوری کے جملہ مبلغین، معلمین اور احباب جماعت نے ہر لحاظ سے تعاون دیا اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا دے۔باوجود کھیتی باڑی کی مصروفیات اور حالات کی خرابی کے سیکڑوں احمدیوں کے علاوہ دیگر فرقوں کے مسلمان بھائی اور ہندو، سکھ اور عیسائی حضرات نے بھی ان پروگراموں میں شرکت کی۔شرکت کرنے والے تمام حضرات کے قیام وطعام کا انتظام جماعت کی طرف سے تھا۔تمام علاقے میں امن وامان اور جماعت کے نفوذ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔☆☆☆

(خاکسار عنایت اللہ نگران دعوت الی اللہ جموں ریجن)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی دوست کو اپنی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو مطلع کرے۔(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

﴿وصیت نمبر 15171﴾ میں سعید احمد مبشر، ولد محترم محمد ابراہیم صاحب درویش، قوم احمدی، پیشہ تجارت، عمر 32 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-3-11 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارت ہوگی۔میری اس وقت منقولہ وغیر منقول کوئی جائیداد نہیں ہے۔

اس وقت میں محلہ احمدیہ قادیان میں ایس ٹی ڈی چلاتا ہوں جس سے ماہوار تقریباً دو ہزار پانچ سو روپے آمد ہوتی ہے۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔انشاء اللہ۔میری وصیت مورخہ 02-4-1 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد: محمد انور احمد   العبد: سعید احمد مبشر   گواہ شد: عبدالرزاق

﴿وصیت نمبر:15170﴾ میں مسعود احمد راشد، ولد مکرم منشی خلیل الرحمٰن صاحب فانی مرحوم، قوم احمدی، پیشہ ملازمت، عمر 36 سال، پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ، ڈاکخانہ قادیان، ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-1-1 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ، منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ ماہوار تنخواہ پر مبلغ 3211 روپے مع الاؤنس ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتا رہوں گا۔نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد محمد انور احمد   العبد: مسعود احمد راشد   گواہ شد: خالد محمود

وصیت نمبر ۱۵۱۵۲:- میں زبیدہ پروین زوجہ سید کلیم احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ چلکل گوڑہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۱/۷/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۱۰۰۰ ہزار روپے   (۲) ایک سیٹ بندے وہار چار تولے ۲۰۰/۷ اروپے

(۳) دوعدد بالیاں وتین کوکے ۲/۱ تولہ ۲۱۰۰ روپے   (۴) ایک لچھ تین گرام ۱۲۹۰ روپے

(۵) ایک انگوٹھی نصف تولہ ۲۱۰۰ روپے   (۶) کان کے بندے تین گرام ۱۲۹۰ روپے

اس کے بعد بھی جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دفتر مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔میں خورونوش کے اخراجات کے مطابق ماہانہ مبلغ ۵۰۰ روپے کے مطابق حصہ آمد تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔میری وصیت تاریخ تحریر وصیت (جولائی ۰۱ء) سے نافذ العمل ہوگی

گواہ سید کلیم احمد   الامۃ زبیدہ پروین   گواہ داؤد احمد الہ دین

وصیت نمبر ۱۵۱۵۳:- میں امۃ الشکور روضی زوجہ مکرم وسیم احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تارناکہ ڈاکخانہ لالہ گوڑہ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۰۱/۷/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زیور طلائی:-(۱) لچھ طلائی چار تولے   (۲) سیٹ طلائی ۱۵ تولے (ایک ہار، ایک انگوٹھی، ایک جوڑی بالیاں، چوڑیاں ۶ عدد) کل وزن طلائی زیورات ۱۹ تولے قیمت اندازاً ۷۶۰۰۰ (چھہتر ہزار روپے)   (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰ روپے۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے خورونوش کے حساب سے ماہانہ ۵۰۰ روپے پر حصہ آمد ۱۰/۱ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان کرتی رہوں گی۔نیز آئندہ مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد وسیم احمد   الامۃ امۃ الشکور روضی   گواہ شد مہر الدین

گلدستہ درویشان کے وہ پھول جو مرجھا گئے

محترم فخر الدین صاحب مالاباری مرحوم کا ذکر خیر

حکیم چودھری بدر الدین صاحب عامل بھٹہ سابق جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

1945ء میں جب نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے کیلئے مسجد اقصیٰ میں آتے تو میری عادت تھی میں عموماً مسجد کے برآمدہ میں بائیں طرف بیٹھا کرتا تھا کیونکہ اس طرف سے خطبہ کے دوران حضور انور کا چہرہ مبارک صاف طور پر نظر آتا تھا۔ مسجد کے صحن میں ایک شخصیت جو اجنبی سی معلوم ہوتی تھی مگر خاصی قد آور اور نمایاں نظر آتی تھی نظر آجایا کرتی تھی چونکہ اکثر مہمانان کرام باہر کے صوبہ جات سے قادیان آتے رہتے تھے یہ سمجھا کہ یہ بھی کوئی مہمان ہیں لیکن کچھ دنوں بعد آپ کو مکرم عبد القدوس صاحب مالاباری جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر نسبتی تھے کے ساتھ گھومتے پھرتے دیکھا۔ محترم عبد القدوس صاحب مالاباری سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک احمدی دوست ہیں جو مالابار کے علاقہ سے ہجرت کر کے قادیان چلے آئے ہیں اور یہاں پر کوئی کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ چند ماہ بعد آپ نے کتابوں کی دوکان شروع کی اور ابتداء میں چونکہ ہر کاروبار میں خریدار ذرا کم ہوا کرتے ہیں آپ دوکان میں اکیلے بیٹھے ہوئے مطالعہ میں مصروف نظر آتے۔ آپ کا نام فخر الدین صاحب مالاباری تھا ابتداء میں انہیں یہاں بول چال اور زبان کا مسئلہ بھی درپیش تھا پھر آہستہ آہستہ وہ پنجابی بھی ٹوٹی پھوٹی سی بولنے لگے تھے۔

17 نومبر 1947ء کو جب تمام درویش صبح کی حاضری کیلئے لائینوں میں کھڑے ہوئے تو حلقہ مسجد مبارک میں مکرم فخر الدین صاحب مالاباری بھی لائین میں کھڑے تھے۔ آپ نے بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان پر اپنے آپ کو قادیان میں رہنے والے 313 افراد میں پیش کر دیا تھا جو منظور کر لیا گیا اور آپ اس پر بہت خوش تھے۔

1947ء میں پناہ گزین ہو کر ہندو اور سکھ بھائی جنہیں قادیان میں مکان اور زمین اور دیگر جائیداد الاٹ ہوئی تھی بعض تو پاکستان سے زخم خوردہ یہاں آئے تھے اور ان کے دلوں میں ہمارے لئے بھی نفرت تھی مگر ان میں بعض وہ لوگ بھی آئے تھے جنہیں پاکستان سے احمدی احباب نے بعافیت انکے سامان اور افراد سمیت بحفاظت کیمپ تک اور بعض کو ہندوستان کے بارڈر تک پہنچا دیا تھا۔ ان کے دل میں تشکر اور ممنونیت کے جذبات تھے ایسے افراد نے یہاں احمدیہ ایریا میں آنا شروع کیا اور ان کے اس اظہار پر کہ جماعت احمدیہ کے افراد امن پسند ہیں اور عام مسلمانوں سے انکا کردار اعلیٰ اور ہمدردانہ ہے دیگر ہندو و سکھ بھائیوں کا خوف اور نفرت کم ہونا شروع ہوا۔

جو لوگ اپنا سب کچھ گنوا کر یہاں آئے تھے انہیں جو مکان احمدی بھائیوں کے الاٹ ہوئے تھے ہر ایک مکان میں کتابوں اور اخباروں کا خاصہ سٹاک موجود تھا۔ چند ایک لوگوں نے تو یہ خیال کر کے کہ یہ ان کی مذہبی کتابیں ہیں بے ادبی نہ ہو، نظارت امور عامہ سے رابطہ کر کے سارا اسٹاک جماعت احمدیہ کے حوالہ کر دیا۔ مگر بعض مجبور افراد نے اپنی ضروریات کیلئے اس سٹاک کو جو انکے گھروں میں موجود تھا ردی میں بیچنا شروع کر دیا۔ اس صورت حال میں باہمی مشورہ سے یہ امر اس طرح حل پذیر ہوا کہ جماعت کی طرف سے بھی اور چند ایک وہ درویش جو کتابوں کی تجارت کا کاروبار کرتے تھے وہ غیر مسلم افراد سے سلسلہ کی کتابوں کا سٹاک بازار میں ردی کاغذ کی قیمت سے کچھ زیادہ دے کر خریدنا شروع کر دیں۔ اس طرح کتابوں کا سٹاک ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔ اس سکیم کے تحت جن بھائیوں کو کتابیں ردی میں خریدنے کی اجازت دی گئی ان میں فخر الدین صاحب مالاباری بھی تھے۔ آپ نے ایک بڑا ذخیرہ علم کا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے محفوظ کر لیا۔

آپکے دیگر خاندانی حالات اس طرح ہیں۔ آپ علاقہ مالابار کے ایک متمول تاجر گھرانہ کے چشم و چراغ تھے۔ عالم جوانی میں ہی احمدیت قبول کی۔ اور جیسا کہ مالابار کی تاریخ احمدیت میں مذکور حالات سے اندازہ ہوتا ہے ابتداء میں احمدی ہونے والوں کو بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور سب نے بڑی پامردی سے اسکو برداشت کیا۔

1909ء میں مالابار سے چند افراد جنہیں قادیان آکر خلافت اولیٰ میں فیض صحبت حاصل کرنے کا موقع ملا ان میں مکرم فخر الدین صاحب بھی شامل تھے۔ آپ کچھ عرصہ قادیان میں گزار کر پھر واپس مالابار چلے گئے۔ آپکو تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ بلکہ جنون کہنا چاہئے۔ جہاں بھی رہے تبلیغ کرتے رہے۔ سفر میں ہوتے تو لٹریچر ساتھ رکھتے۔

1911ء میں آپ کا نکاح حضرت شیخ محی الدین صاحب کٹی کی بیٹی سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔ آپکا وسیع کاروبار آہستہ آہستہ مخالفت کی وجہ سے خسارے کا شکار ہوتا چلا گیا۔ تاہم آپ کمال صبر سے احمدیت پر قائم رہے۔ نہ صرف خود قائم رہے بلکہ تبلیغ بھی جاری رکھی اور مالابار میں جہاں کوئی اکیلا احمدی مخالفت کا شکار ہوتا اس کی مدد اور دلجوئی کیلئے وہاں پہنچتے اور حسب حال مدد کرتے۔ خود اپنی طرف سے خرچ کر کے مالابار کے دور دراز مقامات کا سفر کرتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک سفر میں کنجاموصاحب موگرال کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ گو کنجاموں صاحب خود تو احمدی نہ ہوئے مگر کئی سال بعد اسی خاندان میں سے صدیق امیر علی صاحب موصوف کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب ایک عرصہ تک صوبہ کیرلہ کے صوبائی امیر رہ چکے ہیں۔ ساحل مالابار اور چند دیگر ریاستوں جیسے ٹرونکور کوچین وغیرہ کو ملا کر آزادی ملک کے بعد صوبہ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس صوبہ کا نام کیرلہ رکھا گیا ہے۔

آپ نے زندگی کا بڑا حصہ پینگاڈی میں گزارا۔ نماز جمعہ پڑھانا خطبہ جمعہ دینا آپکی ہی ذمہ داری تھی۔ پیغامات کی وصولی اور مرکز کو ترسیل کا کام بھی ایک عرصہ تک آپ کے ہی ذمہ رہا۔

آپکی پہلی بیوی کی اولاد پانچ لڑکیاں تھیں جو سب مالابار میں ہی بیاہی ہوئی تھیں اور مخلص احمدی تھیں۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

1۔ بی فاطمہ صاحبہ　2۔ بی زینب صاحبہ
3۔ بی عائشہ صاحبہ　4۔ بی سلیمہ صاحبہ
5۔ بی خدیجہ صاحبہ

اول الذکر چار بیٹیاں وفات پا چکی ہیں۔ صرف بی خدیجہ صاحبہ جین حیات ہیں۔

درویشی زندگی میں کئی سال تجربہ میں گزارنے کے بعد آپ ایک بار مالابار گئے تو وہاں آپ نے مکرم فلاسفر محمد صاحب کی بیٹی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ سے نکاح ثانی کیا۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم فلاسفر محمد صاحب کوڈالی بھی پہلے بیوہ تھیں۔ اور انکا ایک بیٹا بھی تھا۔ محترم فخر الدین صاحب مالاباری کو اللہ تعالیٰ نے اس دوسری بیوی سے بھی ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام منیر احمد ہے

1950ء میں ہندوستان سے کچھ خاندان قادیان بلوائے گئے تھے۔ اور پاکستان سے بھی درویشان کے اہل و عیال منگوانے کا کام جاری تھا اور مزید درویشان کی شادیاں بھی ہندوستان کی جماعتوں میں ہو گئی تھیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ پر اخراجات کا بار بڑھ گیا تھا۔ اور اس وقت کا بجٹ آمد ان سب اخراجات کا متحمل نہیں رہا تھا۔ اس لئے حضور انور کی اجازت سے درویشان میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ جو افراد اپنا گزارہ خود کوئی کام کر کے چلا سکتے ہوں وہ اپنے گزارہ کا بار انجمن کے بجٹ سے ہلکا کر دیں۔ اس پر 50-60 درویش اس قربانی کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ ان میں مکرم فخر الدین صاحب بھی تھے۔ آپ ایک عرصہ تک خود محنت کر کے اپنا گزارہ چلاتے رہے تا آنکہ ایک حادثہ میں آپ کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا اور چلنے پھرنے سے آپ ایک حد تک معذور ہو گئے۔

حادثہ یوں ہوا کہ آپ نے دودھ دینے والی ایک گائے بھی پال رکھی تھی۔ ایک روز وہ گائے کو حسب معمول ایک لمبا رسہ باندھ کر چرا رہے تھے اور آپکو مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا۔ کوئی کتاب بھی ساتھ لے جاتے اور جب تک گائے چراتے ساتھ ساتھ کتاب بھی پڑھتے جاتے۔ آپ نے یہ خیال کر کے کہ ایسا نہ ہو کہ میں کتاب پڑھنے میں محو ہوں اور گائے کسی کھیت میں چلی جائے اور مجھے علم نہ ہو، گائے کے رسہ کو ایک درخت سے باندھ لیا تا گائے کسی اور جگہ جانے لگے تو رسہ کی وجہ سے نہ جا سکے اور میں اس کو کنٹرول کر لوں۔ آپ کھڑے ہو کر کتاب پڑھنے میں مصروف تھے گائے کسی چیز سے ڈر گئی اور ایک دم بھاگ نکلی اور آپ رسہ کی زد میں آگئے اور آپ کے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔

بتقاضائے عمر آپ کمزور تو تھے ہی حادثہ کے بعد کمزوری روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ اور آپ بڑے صبر سے اس کو برداشت کرتے چلے گئے۔ آپ شگفتہ مزاج بھی تھے۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے پنجابی زبان پوری طرح تو نہیں سیکھی مگر اس کا اصول ذہن نشین کر لیا ہے۔ چاقو کو قاچو کہہ دیں تو یہ پنجابی ہو جاتی ہے۔ وغیرہ۔

آہستہ آہستہ 1970ء کو آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں سے پیغام آنے لگے اور آپ کمال صبر اور اطمینان سے مورخہ 70-5-1 کو ایک ہی جست میں یہ طویل سفر طے کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 80 سال تھی اور آپ صوبہ کیرلہ کے سب سے پہلے موصی تھے۔ مقبرہ بہشتی قادیان میں مدفون ہوئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے منیر احمد صاحب اور ربیب مولوی رفیق احمد صاحب نائب ناظر بیت المال آمد کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

* * *

بقیہ صفحہ: (12)

مطلق پسند نہیں کرتے۔ ایک امریکی ادارے نے اسلامی ممالک میں امریکہ کے بارے میں سروے کیا تو 80 فیصد لوگوں نے کہا کہ وہ امریکہ کو اسلام اور مسلمانوں کا چھپا ہوا دشمن سمجھتے ہیں اور اس کا ثبوت فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے تئیں امریکہ کی حمایت ہے امریکہ فلسطینیوں کے ساتھ انصاف کرنے کے بجائے انہیں اسرائیل کے ہاتھوں ہلاک کروا رہا ہے۔ مسلم ممالک کے ساتھ بھی اس نے انصاف نہیں کیا۔ یہ کیفیت اور یہ ذلت آمیز صورتحال ہر مسلمان ملک پر واضح ہے۔ مگر وہ امریکہ کی فوجی طاقت اور اس کے جدید ہتھیاروں سے اس قدر سہمے ہوئے ہیں کہ زبان سے شکایت کا ایک لفظ بھی نکال نہیں سکتے۔ مصر جو عربوں کا سردار تھا اب مجبور محض بن چکا ہے اور امریکہ کی اجازت کے بغیر منہ کھولنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ دوسروں کا بھی یہی حال ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان بے تاب و بے چین ہیں مگر کچھ نہیں کر سکتے۔ ہر مسلمان کے سینے میں غم و غصے کا لاوا پک رہا ہے اور نہیں معلوم کب پھٹ پڑے گا اور ایمان کی چنگاری کب شعلہ بن جائے گی اور کب کوئی قائد پرچم انقلاب اٹھالے گا

(ہفت روزہ نشیمن بنگلور 02-4-14)

بدر: مسلمان اپنے ایمان پر قائم رہنے کی سزا نہیں بلکہ ایمان کو چھوڑ دینے کی اور مامور وقت کو جھٹلانے کی سزا بھگت رہے ہیں۔

خودکش دھماکہ کرنے والے فلسطینی شہید ہیں

عراقی علماء نے فدائی حملوں کو قرآن و حدیث کی رو سے درست ٹھہرایا ہے

بغداد 17 اپریل رائٹر۔عراقی علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ اسرئیلیوں کے خلاف خودکش دھماکے کرنے والے فلسطینی شہید ہیں انہوں نے کہا کہ قرآن اور حدیث کے مطابق ظالم صیحونیوں کے خلاف لڑنے اور اپنی جانیں نچھاور کرنے والے فلسطینی خودکش بمبار بہت بڑا جہاد کرر ہے ہیں عراقی علماء نے فدائی حملوں کو درست ٹھہرایا اور دیگر علماء سے بھی اپیل کی کہ وہ ان جاں بازوں کے حق میں فتویٰ دیں۔سرکاری خبر رساں ایجنسی آئی این اے کے مطابق یہ فتویٰ بغداد میں علماء کی مجلس میں جاری کیا گیا۔اخبارات نے کل عراقی صدر صدام حسین کے حوالے سے کہا کہ جن لوگوں کی زمین غصب کرلی گئی ہو وہ جو کوئی بھی لڑائی کا طریقہ اپنائیں وہ جائز ہے انہوں نے کہا کہ فلسطینی مایوس ہو کر اپنی جان نہیں گزارر ہے ہیں چونکہ ان کے پاس بموں اور ہتھیاروں کی قلت ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو ہی بموں میں تبدیل کر لیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر ان کے پاس جہاز توپیں اور میزائیل ہوتے تو انہیں اپنے جسموں کو بموں اور میزائیلوں میں تبدیل کرنے کی ضرورت نہ پڑتی صدام نے پچھلے برس عراق کے پڑوسی عرب ممالک سے کہا تھا کہ وہ فلسطینیوں کو ہتھیار دیں۔امریکی صدر جارج بش نے جو صدام کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں عراق پر اس بات کیلئے نکتہ چینی کی ہے کہ وہ خودکش دھماکہ کرنے والے اور بغاوت میں مارے جانے والے فلسطینیوں کے کنبوں کیلئے لاکھوں ڈالر کی امداد دے رہا ہے عراق نے پچھلے ماہ کہا تھا کہ وہ اسرائیلی فوجیوں کے ساتھ لڑائی میں مارے جانے والے ہر فلسطینی کے رشتہ داروں کو دی جانے والی 10000 ڈالر کی رقم کو بڑھا کر فی کنبہ 25000 ڈالر کر رہا ہے اسرائیل نے جب سے غرب اردن پر فوجی حملے شروع کئے ہیں پوری اسلامی دنیا میں اسرائیل اور امریکہ کے خلاف مظاہرے ہور ہے ہیں جن میں لوگوں نے بے حد غصہ ظاہر کیا ہے عراق اسرائیل کے ساتھ نظریے کی جنگ لڑ رہا ہے اس نے 1991 کی خلیجی جنگ کے دوران اس پر اسکڈ میزائل بھی داغے تھے اس نے اسرائیل کے فلسطینیوں مصر اور اردن کے ساتھ ہوئے امن معاہدوں کی بھی مخالفت کی تھی۔ (روزنامہ اردو ٹائمز ممبئی 02-4-18)

دنگا بھڑکانے والا تبلیغی جماعت کا مولوی گرفتار

5 اپریل نیپال کے سرحدی علاقہ ضلع بہرائچ میں فساد برپا کرنے والے اہم ملزم تبلیغی جماعت کے مولانا اشفاق عرف منّو کو پولیس نے آج گرفتار کرلیا اس کے ساتھ ہی آج ضلع کے سبھی مذہبی عبادت گاہ کے حفاظتی انتظام پختہ کر دئے گئے ہیں۔پولیس نے آج وہ لال ماروتی کار بھی برآمد کرلی جو حادثہ والے دن 30 مارچ کو لوگوں میں گھوم گھوم کر حالات خراب کرنے کیلئے اکسارہی تھی اس کار میں اس دن تبلیغی جماعت کی ٹولی بیٹھی ہوئی تھی پولیس کا دعویٰ ہے کہ اس کار میں بیٹھے ہوئے لوگ گھوم گھوم کر ایک خاص فرقے کے لوگوں کو اکسانے کا کام کرر ہے تھے کار میں بیٹھے ہوئے دھرم پرچارک مولوی اشفاق کو بھی پولیس نے گرفتار کرلیا ہے اس کے علاوہ کئی اور لوگوں کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے جن سے پوچھ تاچھ کی جارہی ہے۔ (دینک جاگرن دھرادون 02-4-6)

اسی طرح بمطابق انقلاب ممبئی 02-4-7 صوبہ گجرات کے علاقہ روشن نگر میں مدرسہ کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دنگا بھڑکانے کی شکایت پر پولیس نے مدرسہ کے مولوی محمد یوسف و مدرسہ کے 21 لوگوں کو گرفتار کرلیا ہے اب ہندوستان پولیس نے بھی مولویوں پر پوری طرح سے اپنا شکنجہ کسنا شروع کر دیا ہے ابھی حال ہی میں گذشتہ دنوں دیوبندی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے مفتی مولوی اسرار کو بھی پولیس نے مع ہتھیار رنگے ہاتھوں گرفتار کر کے پوٹو کے تحت کاروائی کرتے ہوئے تہاڑ جیل بھیج دیا ہے۔ (مرسلہ عقیل احمد سہارنپور سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

درخواست دعا

مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل درویش قادیان ان دنوں اشوک اپّل ہسپتال امرتسر میں آئی سی یو میں داخل ہیں۔موصوف کو ۳۱ رمئی کو یادداشت کھو جانے اور پہچان نہ سکنے کی تکلیف اچانک صبح سے ہوگئی۔قادیان کے مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نے ابتدائی مراحل میں علاج کرتے ہوئے امرتسر فوری طور پر لے جانے کا مشورہ دیا چنانچہ انہیں امرتسر لے جایا گیا۔بعد علاج اب پہلے سے کافی افاقہ ہے۔فی الحال آئی سی یو میں ہی رکھا ہوا ہے۔ڈاکٹروں کے مطابق جو کچھ کمی باقی ہے چند دنوں تک پوری ہو جائیگی انشاءاللہ۔موصوف ادارہ بدر کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرنے والے نہایت شفیق بزرگ ہیں۔قارئین بدر سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ: (2)

جانے سے بچ گئی جس کو خرچ کرنے والے پاکستان کے کرپٹ اور بے دین سیاستدان تھے۔اور اس طرح پاکستانی احمدیوں کے لاکھوں روپے خلافت احمدیہ کے سایہ تلے غریب اور مستحق عوام کے کام آرہے ہیں۔۔تو حقیقت یہ ہے کہ تمہارے الگ تھلگ رکھنے سے ہم کو نقصان کوئی نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہی ہوا ہے۔اور پھر پاکستان کے کئی غیر احمدی مسلمانوں نے بہت سے فوائد جھوٹے طور پر احمدی بن کر حاصل کئے ہیں۔مثال کے طور پر پاکستان سے باہر دوسرے ملک میں جانے کیلئے خود کو جھوٹے طور پر احمدی ثابت کرنے کی کوششیں کیں اس بناء پر بعض یورپین ممالک میں اب وہاں کی حکومتیں متعلقہ ملک کے احمدی امیر سے کسی بھی شخص کے متعلق دریافت کرتی ہیں کہ آیا وہ احمدی ہے یا نہیں۔

اب تو حالت یہ ہے کہ مسلمان فوج در فوج جماعت احمدیہ میں شامل ہور ہے ہیں اور دیوبندی علماء اس بات کی شکایت کرر ہے ہیں کہ مسلمان ان کو اپنے دیہاتوں سے بھگا رہے ہیں۔چنانچہ اپنے ہی اخبار 2002-4-19 کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیں:۔

> ''ایسے سینکڑوں دیہات ہیں جو قادیانیت سے شدید متاثر ہیں۔قادیانیوں کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ دیہات کے انتہائی پسماندہ مسلمانوں کو معاشی لالچ دیا جاتا ہے۔نیز وہاں دینی تعلیم کا نظم کیا جاتا ہے۔مسجد نہ ہو تو مسجد بنائی جاتی ہے۔بغیر تنخواہ امام مقرر کیا جاتا ہے...... جب علماء (غیر احمدی علماء۔ناقل) ان دیہاتوں کا رخ کرتے ہیں تو انہیں باہر سے رخصت کر دیا جاتا ہے۔بسا اوقات تشدد کی نوبت آجاتی ہے'' (منصف حیدرآباد 02-4-19)

جہاں تک احمدیوں سے غیر احمدی علماء کے بائیکاٹ کا تعلق ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔آج کے علماء سُوء احمدیوں کے ساتھ وہی سلوک کرر ہے ہیں جو چودہ سو سال قبل کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے کیا تھا۔پس اس سے وہ خود ہی اندازہ کرلیں کہ وہ کس مقام پر ہیں اور جماعت احمدیہ کس مقام پر ہے۔مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان علماء نے احمدیوں کے خلاف جو معاشرتی بائیکاٹ، قتل و غارت اور جہاد کی مہم چلائی تھی آج وہ خود بھی اسی کا شکار ہو چکے ہیں۔پاکستان میں وہ شیعہ علماء جنہوں نے احمدیوں کے کفر میں باقی علماء کا ساتھ دیا تھا اب ان پر بھی کفر کے فتوؤں کی تلواریں چل رہی ہیں اور وہ احمدیوں سے بھی زیادہ سینکڑوں کی تعداد میں اب تک اپنے ساتھی علماء کی جہاد کی تلوار سے موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں اسی طرح دیوبندی اور بریلوی بھی ایک دوسرے کی تلوار سے کٹ رہے ہیں اور ادھر وہی فتویٰ آج انتہا پسند ہندو، مسلمانوں کے خلاف دے رہے ہیں۔چنانچہ حال ہی میں گجرات کے فسادات کے وقت انتہا پسند ہندوؤں نے کئی پمفلٹ تقسیم کئے ہیں جن میں مسلمانوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے انہی باتوں کو دہرایا گیا ہے جو دیوبندیوں نے احمدیوں کے خلاف پاکستان میں کہی تھیں اور آج ہندوستان کے دیوبندی جن کو دہرار ہے ہیں۔

ہمیں کہنے دیجئے کہ آج انتہا پسند ہندو وہی نوالے کھا رہے ہیں جو قبل ازیں دیوبندی ان کے منہ میں ڈال چکے ہیں۔کیونکہ دیوبندیوں نے ہی احمدیوں کو کافر قرار دے کر وہ کتب لکھی تھیں، اور احمدیوں کا اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کرنے کو کہا تھا۔لیکن اس سے ہندوؤں نے یہی سمجھا کہ چونکہ وہ بھی کافر ہیں لہذا نفرت کی یہ سب تعلیمات ان کے لئے بھی ہیں۔چنانچہ آج وہ بھی مسلمانوں کے خلاف اسی طرح نفرت بھرے پمفلٹ تقسیم کر کے ہندوؤں کو ان کے خلاف بائیکاٹ کرنے کے لئے اکسا رہے ہیں۔اب خود ہی سوچئے کہ دیوبندیوں کی نفرت بھری تعلیمات کا خود مسلمانوں پر کیا اثر ہو رہا ہے۔

آئندہ ہم مضمون نگار کے اس خیال پر کسی قدر روشنی ڈالیں گے کہ:

> ''قادیانی حضرات کے شکوہ و شکایت کی بنیاد دراصل وہ فتویٰ ہے جس کی رو سے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے بیک آواز ہو کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے''

احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی اصل حقیقت کیا ہے انشاءاللہ آئندہ گفتگو میں۔

لیکن چلتے چلتے ہم بادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اخبار ''منصف'' اور اس قسم کے بعض اخبارات دیوبندیوں کے جھوٹ کی غلاظت سے بھرپور مضامین آنکھیں بند کر کے شائع کرتے چلے جاتے ہیں۔لیکن جب ایسے مضامین کے جواب دئے جاتے ہیں تو پھر اپنے اخبارات میں انہیں شائع نہیں کرتے۔ہم حیران ہیں کہ کیا یہی ان کا صحافت کا معیار ہے؟ کیا یہی صحافت کی دیانت ہے؟ آخر کب تک اپنی ضمیر سے کھلواڑ کرتے رہو گے؟ اگر صحافت کے میدان میں اترے ہو تو پھر بزدلی اور مصلحت انگیزی چھوڑ کر انصاف کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور اپنے اخبار کو اسم بامسمّی بناؤ ــــــ! کیا ہم امید رکھیں کہ ہمارے ان قسط وار مضامین کو من وعن اخبار ''منصف'' میں جگہ مل سکے گی ــــ!؟

(منیر احمد خادم)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly **BADR**

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 12th June 2002 Issue. No. 24

معاصرین کی آراء

مسلمان دنیا بھر میں تماشہ کیوں بنے ہوئے ہیں

1400 سال کی تاریخ میں مسلمانوں پر ایسا وقت کبھی نہیں آیا جیسا کہ آج آیا ہوا ہے

☆مسلمانان عالم اس وقت اس قدر مجبور' بے بس اور بے کس ہیں اور ان کی ساکھ اس قدر گر چکی ہے کہ نہ انہیں عالمی برادری میں کوئی مقام وعزت حاصل ہے نہ بڑی طاقتوں کی نظر میں ان کا کوئی وقار باقی ہے۔ایک زمانہ تھا کہ عربوں سے'عربوں کے تیل سے اور ان کی دولت سے سب ڈرتے تھے۔آج یہ زمانہ ہے کہ نہ عربوں کی کسی کو کچھ پروا ہے نہ ان کے تیل کی کوئی فکر اور نہ ان کی دولت سے کسی کو ذرہ برابر خوف۔کسی مسلمان ملک کو کوئی خاطر میں لاتا ہی نہیں۔55 مسلم ممالک گھر کی مرغی دال برابر بن گئے ہیں 1400 سال کی تاریخ میں مسلمانوں پر ایسا وقت کبھی نہیں آیا جیسا کہ آج آیا ہوا ہے۔مسلمان تاریخ کے ایسے بے رحم دور سے گذر رہے ہیں جس میں مسلمان جہاں بھی آباد ہیں ان پر آگ برسائی جارہی ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اپنے اسلام اور ایمان پر قائم رہنے کی کڑی سزا بھگت رہے ہیں۔ہو سکتا ہے مسلمانوں کے لیے یہ آزمائشی دور بھی ہو اور یہ دیکھا جا رہا ہو کہ مسلمان نام کے مسلمان ہیں یا کام کے بھی ہیں۔وہ بڑی طاقتوں کے مقابلے اپنے ایمان و عقیدے کو بچانے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں یا نہیں افغانستان میں ایمان وعقیدے کی آزمائش ہو چکی ہے اور مسلمان دیکھ چکے ہیں کہ خود افغان مسلمانوں نے امریکہ کے حکم پر اپنے ہی بھائیوں کو کس قدر بے دردی سے مارا اور امریکہ کہ اشارے پر کس طرح آج بھی ناچ رہے ہیں۔مسلمانوں کی بربادی کی کہانی افغانستان ہی سے شروع ہوتی ہے۔دہشت گردی کے نام پر امریکہ نے افغانستان کو نہ صرف ملیامیٹ کیا بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کیا۔پورے مغرب نے مل کر مسلمانوں پر دہشت گرد ہونے کا لیبل لگا دیا۔امریکہ ہی کی شہہ پر اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ وہی سلوک کر رہا ہے جو امریکہ نے افغان باشندوں طالبان اور القاعدہ کے ارکان کے ساتھ کیا تھا۔یعنی بمباری کرنا' مکانوں اور مکینوں کو ہلاک کرنا۔یہی کھیل اب امریکہ فلپائن میں بھی شروع کرنے والا ہے جس کے لیے تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔سبھی مغربی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ ناروا سلوک کیا جارہا ہے اور ان کو شک کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔مغربی دنیا کے قائدین کے خیال میں مسلمانوں کی دنیا ایک شیطانی دنیا ہے۔کبھی وہ لبیا کو شیطان کہتے ہیں تو کبھی ایران اور عراق کو۔دوسرے مسلمان ملکوں کو بھی مغرب والے شیطان ہی سمجھتے ہیں مگر زبان سے نہیں کہتے کیوں کہ سیاسی مصلحتیں ہیں۔عرب ممالک سے امریکہ ناراض ہے تو اسی لیے کہ وہ امریکہ کی پالیسی کو

باقی صفحہ ( ) پر ملاحظہ فرمائیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

پہلا عالمی اسلامی ڈیجیٹل سیٹلائٹ چینل

دنیا بھر میں چوبیس گھنٹے کی نشریات

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔الحمدللہ۔

☆اگر آپ خود یا اپنے بچوں کا اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔

☆اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

ہی دیکھیے۔اس میں نماز سکھانے،قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن،ترجمۃ القرآن وہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر وسائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن،الفضل انٹرنیشنل لنڈن جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں جس کا نمبر نیچے دیا گیا ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات،ہومیوپیتھی کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ C قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

M.T.A International
P.O Box. 12926, London SW 18 4ZN
Tel. : 44-181870 8517 Fax : 44-181-874 8344
Website : http://www.alislam.org/mta

M.T.A QADIAN
NAZARAT NASHRO - ISHAAT
Qadian - 143516
Ph.: 01872-20749 Fax : 01872-20105